ویٹیکن کا ایک خرچ جو موجود نہیں

FERDINANDO FREGA · GILLETTENARRATIVE · GILLETTEVATICANO · 14/17

ویٹیکن نے حال ہی میں کارڈینلوں اور پاپائے اعظم کے معاوضے سے متعلق معلومات شائع کیں۔

اعداد بذاتِ خود کوئی خاص حیران کن نہیں۔ بہت سے کارڈینل، خاص طور پر وہ جو ویٹیکن کے اندر خدمت کرتے ہیں، مبینہ طور پر ہر ماہ 3,000€ سے 5,000€ کے درمیان وصول کرتے ہیں۔

جو چیز حیران کن ہے وہ بالکل کچھ اور ہے۔

پوپ کی سرکاری تنخواہ صفر ہے۔

ویٹیکن اُن کی ذاتی ضروریات اور اخراجات براہِ راست اٹھاتا ہے۔

پہلی نظر میں یہ شریفانہ، بلکہ قابلِ تعریف لگ سکتا ہے۔ یہ اِس منصب کی روحانی فطرت اور اُس کلیسا کی روایت سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے جس نے ایک عرصے سے خدمت کو ذاتی مال بنانے سے الگ رکھا ہے۔

پھر بھی جتنا اِس پر غور کیجیے، اُتنا ہی ایک سادہ انسانی سوال ابھرتا ہے۔

اگر پوپ ایک اخبار خریدنا چاہیں، ایک آئس کریم، پانی کی ایک بوتل، یا محض ایک کافی کا بل ادا کرنا چاہیں، تو کیا وہ یہ سب بالکل اپنے بل بوتے پر کر سکتے ہیں؟

مسئلہ رقم کی مقدار نہیں ہے۔

مسئلہ خودمختاری ہے۔

ایک ایسی زندگی جس میں ہر ذاتی خرچ کوئی ادارہ جذب کر لیتا ہے، وہ ایسی زندگی بھی ہے جس میں نجی پن غائب ہو سکتا ہے، تنہائی نایاب ہو جاتی ہے، اور چھوٹے سے چھوٹا ذاتی عمل بھی انتظامی معاملہ بن جانے کے خطرے میں ہوتا ہے۔

اور پھر بھی، جنابِ عالی ہونے سے پہلے، وہ ایک آدمی ہیں۔

ایک آدمی جو کسی خاندان میں پیدا ہوا۔

ایک آدمی جس کے دوست، یادیں، رشتہ دار اور ذاتی لگاؤ ہیں۔

ایک آدمی جسے، دنیا کی سب سے بھاری ذمہ داریوں میں سے ایک اٹھانے کے باوجود، کم از کم اپنے وسائل کے ایک چھوٹے حصے کو خود سنبھالنے کا وقار باقی رہنا چاہیے۔

یہ بندوبست کسی روحانی اصول سے کم اور کسی اور زمانے کی وراثت سے زیادہ لگتا ہے۔

کوئی الٰہیاتی نشانی نہیں۔

ایک انتظامی نشانی۔

اُس خیال نے مجھے ایک سادہ متبادل تصور کرنے پر پہنچایا۔

کوئی معاشی اصلاح نہیں۔

انسانی حقیقت کے مطابق ڈھالی گئی ایک کارپوریٹ رسم۔

اگر کارڈینل ہر ماہ 3,000€ سے 5,000€ کے درمیان وصول کرتے ہیں، تو معاوضے کو یوں کیوں نہ ترتیب دیا جائے:

— ایک مقررہ بنیادی الاؤنس۔

— ایک جزو جو قابلِ پیمائش اہداف سے جڑا ہو۔

— ایک جزو جو معیاری خدمات سے جڑا ہو۔

— اور پاپائے اعظم کے لیے ایک علامتی اعتراف، جو ادارے کی آمدنی کے ایک چھوٹے فیصد کے برابر ہو۔

پوپ کو دولت مند بنانے کے لیے نہیں۔

ایمان کو تجارت بنانے کے لیے نہیں۔

کلیسا کو کارپوریشن میں بدلنے کے لیے نہیں۔

بلکہ محض ذمہ داری کو اعتراف سے جوڑنے کے لیے۔

ہر تنظیم میں، قیادت آخرکار اپنی طاقت اُنہی لوگوں سے کشید کرتی ہے جن کی وہ خدمت اور تنظیم کرتی ہے۔ برادری جتنی مضبوط، ادارہ اتنا ہی مضبوط۔ ادارہ جتنا مضبوط، اُس کی قیادت کا جواز اتنا ہی بڑا۔

ویٹیکن کوئی کارپوریشن نہیں ہے۔

لیکن نہ ہی زمین کی سب سے نمایاں مذہبی شخصیت کو اِس متضاد حالت میں رکھا جانا چاہیے کہ وہ بے پناہ اختیار استعمال کرے اور ساتھ ہی اُس کے پاس ذاتی معاشی خودمختاری سرے سے کوئی نہ ہو۔

یہ کوئی الٰہیاتی دلیل نہیں ہے۔

یہ ایک انسانی دلیل ہے۔

دو ہزار سال سے کلیسا شراکت، یکجہتی، اور اِس خیال کی تبلیغ کرتی آئی ہے کہ طاقت تنہائی سے نہیں، اتحاد سے آتی ہے۔

شاید یہ اصول عین سب سے اوپر بھی لاگو ہونا چاہیے۔

کیونکہ افراد، اکیلے، شاذ ہی مضبوط ہوتے ہیں۔

طاقت ہمیشہ جوڑ ہی پیدا کرتا ہے۔

اور اگر یہ سبق ماننے والوں کے لیے سچ ہے، تو اُس آدمی کے لیے بھی سچ ہونا چاہیے جس نے اپنی زندگی اِسے سکھانے میں گزاری ہے۔

یسوع مسیح کی حمد ہو۔

پس نوشت — میں خود سے سوچتا رہا: اگر جنابِ عالی پوری طرح ادارے پر منحصر ہیں، اور کوئی اُنہیں ایک ڈالر بھی ادھار نہیں دیتا، تو وہ مجھ سے ملنے آئیں گے کیسے؟

Ferdinando